رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۵
ششماہی ۸
سہ ماہی ۴ ۱۲

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

نمبر ۱۹	مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۳۷ء	یوم یکشنبہ	مورخہ ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ	جلد ۲۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی کھانسی کی شکایت ابھی رفع نہیں ہوئی۔ احباب دُعائے صحت فرمائیں ؛۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ سردرد کھانسی اور نزلہ کی تکلیف ہے

ماسٹر فضل داد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول کا دوسرا لڑکا بیمار ہے۔ ماسٹر صاحب کا ایک لڑکا چند دن ہوئے فوت ہوچکا ہے۔ احباب بچہ کی صحت کے لئے دُعا کریں ؛۔

ووٹران پنجاب اسمبلی قادیان کے متعلق
ایک اور ضروری اعلان

۲۳ جنوری کے پرچہ "الفضل" میں قادیان کے ان ووٹرانِ پنجاب اسمبلی کی فہرست شائع ہوچکی ہے۔ جو اس وقت قادیان سے باہر ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ کسی صاحب کا نام فہرست مندرجہ اخبار سے رہ گیا ہو۔ اگر کوئی ایسے صاحب ہوں۔ اور انہیں یقینی طور پر معلوم ہو۔ کہ وہ قادیان میں ووٹر ہیں۔ تو مہربانی فرما کر وہ بھی ضرور پولنگ کی تواریخ یعنی ۲۶-۲۷-۲۸- جنوری میں سے جس تاریخ کو ان کا ووٹ گزرنا ہو۔ اس دن قادیان تشریف لے آئیں۔ تاکید ہے۔ دُوسرے ووٹر صاحبان بھی قادیان تشریف لاتے وقت اس امر کو ملحوظ رکھیں۔ کہ اگر ان کے شہر یا گاؤں میں کوئی اور ووٹر ہے جو قادیان میں بطور ووٹر درج ہے۔ تو اسے بھی ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں۔ مرزا بشیر احمد قائم مقام ناظر اعلےٰ۔

کیا آپ نے اپنا فرض ادا کر دیا؟

۱۔ ہر جماعت کا پریذیڈنٹ یا سکرٹری دیکھ لے۔ کہ آیا اس نے اپنی جماعت کے ہر ایک احمدی مرد و عورت کو تیسرے سال کی تحریک جدید کا خطبہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ فرمودہ ۲۷ر نومبر پہنچا دیا ہے۔ اور جن احباب نے وعدے کئے ہیں۔ ان کے وعدوں کی فہرست سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کر دی ہے۔ اگر نہیں۔ تو آپ اس اعلان کو پڑھتے ہی پہلا کام یہ کریں۔ کہ فہرست حضور کی خدمت میں بھجوا دیں۔ کیونکہ ۳۱ر جنوری کے بعد آپ کی مرسلہ فہرست حضرت امیر المومنین قبول نہیں فرمادینگے۔ اس صورت اس کی ذمہ داری آپ پر عائد ہوگی۔ اور وعدہ کرنے والے احباب جسقدر اس ثواب سے محروم رہیں گے۔ اس کی ذمہ داری بھی آپ پر ہوگی پس آپ فوری توجہ فرما کر بواپسی ڈاک فہرست ارسال کریں۔ جس جماعت کا کوئی دوست وعدہ دیچکا ہے۔ مگر جماعت کے سکرٹری نے جماعت کا فارم نہیں بھیجا۔ ان سے عرض ہے کہ اپنے سکرٹری یا پریذیڈنٹ سے کہکر فہرست بھجوادیں۔

۲۔ اگر آپ اکیلے احمدی ہیں۔ اور آپ نے تیسرے سال کی اس قربانی میں جو آخری کلاس کی قربانی ہے حصہ لینا ہے۔ اور اسلام اور احمدیت پر حملہ آور دشمن کے خلاف مالی جہاد میں شامل ہوکر رضاء الٰہی حاصل کرنا ہے تو اپنا وعدہ فارم پر یا چٹھی کے ذریعہ مرکز میں ارسال فرمادیں۔ مگر یاد رکھیں ۳۱ر جنوری کے بعد آپ کا وعدہ قبول نہیں کیا جاوے گا۔ اس لئے جلدی بھجوادیں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔ قادیان

مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللہِ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

۱۔ سال سوم کی تحریک جدید کے اعلان پر ایک ماہ سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ کیا اس عرصہ میں آپ نے اپنے فرائض کو ادا کر دیا؟

۲۔ تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ر جنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائے گا۔ سوائے ان ممالک کے جن کو مستثنےٰ کیا گیا ہے۔

۳۔ مومن کی علامت یہ ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ پس آپ کا صرف یہی فرض نہیں کہ ۳۱ر جنوری سے پہلے اپنے وعدے سے اطلاع دیدیں۔ بلکہ جس قدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں۔

۴۔ تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے کی آخری میعاد ہندوستان کیلئے ۳۱ر دسمبر ہے لیکن جو شخص جسقدر جلد پہلے رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی ثواب کا زیادہ مستحق ہے۔ سوائے اسکے جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں معذور ہے

۵۔ جسقدر پہلے رقم جمع ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ اس سے خدمتِ دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

۶۔ بیشک یہ چندہ اختیاری ہے۔ لیکن یاد رہے۔ کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہی

۷۔ دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔

۸۔ اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہونچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہونچادیں۔ اور اسے اسمیں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اس کے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہونگے۔

۹۔ خدا تعالےٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے مگر مبارک ہے۔ وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالےٰ اپنا ہاتھ قرار دے دے۔ کہ وہ برکت کو پا گیا اور رحمت کا وارث ہو گیا۔

۱۰۔ تحریک جدید سال دوم کا بقایا جن افراد یا جماعتوں کے ذمہ ہو۔ ان کو بھی فوری ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

انتخابات اسمبلی کے متعلق ضروری اعلان

جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ پنجاب اور پراونشل امیر صاحبان دیگر صوبہ جات سے التماس ہے۔ کہ چونکہ اب پولنگ شروع ہو گیا ہے۔ اس لئے وہ براہ مہربانی اپنے حلقہ انتخابات (خواہ قصباتی ہوں یا دیہاتی) کے صحیح صحیح حالات سے دفتر ہذا کو ساتھ کے ساتھ مطلع فرماتے جائیں۔

عام افواہیں کچھ صحیح پتہ نہیں دے سکتیں۔ بلکہ دیکھا گیا ہے کہ جن امیدواروں کا ابھی دو ٹنگ باقی ہو وہ فی الحقیقت ان کے حق میں ایک طرح کا پراپیگنڈا ہوتی ہیں۔

ناظم انتخابات اسمبلی قادیان

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے چار بچے یکے بعد دیگرے گذشتہ موسم گرما میں فوت ہو گئے۔ اور اب کوئی اولاد نرینہ نہیں۔ احباب سے استدعا ہے کہ میرے لئے اولاد نرینہ کی جو نیک صالح اور خادم دین ہو دعا فرمادیں۔ احباب کی مہربانی کا شکور ہونگا والسلام۔ محمد شفیع ہیڈ ماسٹر کوٹ ادو

۲۔ منشی عبدالرحمن صاحب کپور تھلوی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اولین صحابہ میں سے ہیں۔ ایک ہفتہ سے سخت بیمار ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور دوسرے بزرگان سے درخواست دعا ہے۔

صلاح الدین رشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

محاربہ ہسپانیہ اور برطانیہ کی خارجی حکمت عملی

برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن نے دار العوام میں حزب المعارضہ کی طرف سے حکومت برطانیہ کی ہسپانوی حکمت عملی کے خلاف تحریک التواء کے جواب میں حال ہی میں جو تقریر کی ہے وہ بعض پہلوؤں سے نہایت دلچسپ ہے۔ انہوں نے ہسپانیہ کی خانہ جنگی کے متعلق برطانیہ کی حکمت عملی کی وضاحت کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ اس کے متعلق برطانیہ کے مدنظر دو باتیں ہیں اول یہ کہ خانہ جنگی ہسپانیہ کی ملکی حدود سے تجاوز نہ کرے۔ دوسرے یہ کہ ہسپانیہ کی سیاسی آزادی اور ملکی تحفظ برقرار رہے۔ لیکن چونکہ عدم مداخلت کے بعض حامیوں نے اپنے وعدوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس لئے عدم مداخلت کی حکمت عملی خانہ جنگی کو منحصر بنانے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ اس کے باوجود یورپین حکومتوں کے لئے بہترین حکمت عملی یہی ہے۔ کہ وہ مداخلت سے باز رہیں:

برطانیہ کی خارجی پالیسی در بارہ ہسپانیہ کے متعلق مسٹر ایڈن کی ان تصریحات سے بلاشبہ امر تو ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت برطانیہ خلوص نیت سے ہسپانیہ کی سیاسی آزادی کو برقرار رکھنے کی حامی ہے۔ اور اس مقصد کے لئے وہ عدم مداخلت کی پالیسی کو بہترین پالیسی سمجھتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جب بعض دوسری حکومتوں نے جن کا اپنا مفاد ہسپانیہ کے متحارب فریقین میں سے ایک کی فتح اور دوسرے کی شکست سے وابستہ ہے۔ اور جنہوں نے عدم مداخلت کے اصول کو عملی رنگ میں ٹھکراتے ہوئے ہسپانیہ میں رضاکار اور سامان حرب و ضرب بھیجنے کی حکمت عملی کو جاری رکھا ہے برطانیہ کے وزیر خارجہ کا برابر عدم مداخلت کی رٹ لگائے جانا اسے چنداں زیب نہیں دیتا۔ خصوصاً اس وقت جبکہ ستر ہزار کے قریب غیر ملکی رضاکار محاربہ ہسپانیہ میں حکومت اور باغیوں کی طرف سے جنگ میں شریک ہیں۔ اور اسلحہ اور دیگر سامان حرب کی مقدار جس سے غیر ملکی حکومتیں باغیوں اور سرکاری افواج کی امداد کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ ہے۔ ظاہر ہے کہ ہسپانیہ کے دو متحارب گروہوں کی شکل میں دو سیاسی نظریے باہم متصادم ہیں۔ جن کی کامیابی یا ناکامی کا ایک طرف اٹلی اور جرمنی سے۔ اور دوسری طرف روس اور فرانس سے گہرا تعلق ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ عدم مداخلت کے متعلق زبانی وعدوں کے باوجود ان میں سے کسی ایک نے بھی عملی رنگ میں ان پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی:

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ ہسپانیہ کے باغیوں کی فتح یا شکست کو ہٹلر اور مسولینی اپنی فتح یا شکست تصور کرتے ہیں۔ اور اس میں کیا شبہ ہے کہ جنرل فرانکو کی کامیابی فسطائیت اور نازیت کی کامیابی ہے۔ اور اگر وہ ہسپانیہ میں سرکاری افواج پر کامیابی حاصل کرکے ملک پر اپنا اقتدار قائم کر لے۔ تو بلاشبہ ہٹلر اور مسولینی کو اپنے عزائم کی تکمیل کے لئے ایک اور علیحدگی مل جاتا ہے۔ لیکن ان حقائق کے ہوتے ہوئے برطانیہ کا وزیر خارجہ ان کے متعلق اغماض سے کام لے رہا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی تقریر کے دوران میں "حزب المعارضہ" کو اطمینان دلانے کے لئے یہ دلیل پیش کی۔ کہ

"اگر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہے۔ کہ یورپ کی کوئی ایک حکومت ہسپانیہ کی خانہ جنگی سے فائدہ اٹھا کر اس ملک میں اپنا اقتدار قائم کرے گی۔ تو یقیناً وہ شخص غلطی پر ہے۔ ہسپانیہ کے غیور باشندے ان لوگوں کے خلاف نفرت و حقارت کا گہرا جذبہ محسوس کریں گے۔ جو ان کے گھر کے معاملات میں مداخلت کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہسپانیہ میں حکومت کے قیام کا مسئلہ ہسپانیہ کے باشندوں کا کام ہے۔ کسی بیرونی قوت کا نہیں"

ظاہر ہے۔ کہ مسٹر ایڈن نے دیدہ دانستہ حقائق پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ جو اس کی کمزور اور مذبذب پالیسی پر دال ہے۔ ہسپانیہ میں باغیوں کا اقتدار یقیناً فسطائی حکومتوں کے اقتدار کا موجب ہوگا۔ اور باغیوں کی شکست بلاشبہ اشتراکی حکومتوں کے لئے تقویت کا باعث ہوگی اس حقیقت کی موجودگی میں یہ کہنا۔ کہ یورپ کی کوئی ایک حکومت ہسپانیہ کی خانہ جنگی سے فائدہ اٹھا کر وہاں اپنا اثر و نفوذ قائم نہیں کر سکتی ہرگز صحیح نہیں ہو سکتا۔ اگر ہسپانیہ کی خانہ جنگی میں یورپ کی فسطائی اور اشتراکی طاقتوں کے مفاد کا سوال نہ ہوتا۔ تو عدم مداخلت کی بیل کا منڈھے چڑھ جانا یقینی امر تھا۔ اور موجودہ حالات میں اس سکیم کی صریح ناکامی ہی اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ دوسرے ممالک ہسپانیہ کی خانہ جنگی کو اپنے خود غرضانہ مقاصد کی تکمیل کا آلہ کار بنانا چاہتے ہیں۔

اندریں حالات ہسپانیہ کے معاملہ میں عدم مداخلت کی پالیسی کو اگر مسٹر ایڈن بہترین پالیسی خیال کرتے ہیں۔ تو کریں۔ اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔ لیکن ان کا حقائق سے انکار کرتے ہوئے نہایت بودے دلائل سے مخالف پارٹی کو مطمئن کرنے کی کوشش کرنا ان کی کمزور خارجی حکمت عملی کا ثبوت ہے۔ جو اہل برطانیہ کے لئے فخر کا موجب نہیں ہو سکتی:

جنوبی افریقہ میں یہود کا داخلہ

قوم یہود کی عجوبہ کاریوں سے نہ صرف اعراب فلسطین ہی پریشان و مضطرب ہیں جن کی قومی زندگی یہود کے داخلہ کی وجہ سے خطرہ میں پڑی ہے۔ اور جن کے جائز مطالبات کی طرف سے حکومت برطانیہ مونہہ میں گھنگھنیاں ڈالے پڑی ہے بلکہ جنوبی افریقہ کی نو آبادی بھی اپنے ملک میں یہودیوں کی آمد کے متعلق خطرہ محسوس کرتی ہوئی ان سے پناہ مانگنے لگی ہے۔ چنانچہ رائٹر کی تازہ اطلاع ہے۔ کہ جنوبی افریقہ کی اسمبلی نے غیر ملکی لوگوں کے متعلق مسودہ قانون کی دوسری خواندگی کو ۳ ۸ آراء کی موافقت اور ۹ کی مخالفت سے منظور کیا ہے۔ اس مسودہ قانون کی غرض جنوبی اور مشرقی یورپ سے آنے والے یہودیوں کے داخلہ کو روکنا ہے۔ چنانچہ جنرل ہرٹزوگ نے اسمبلی میں مسودہ کے اغراض و مقاصد کی تشریح کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ ملک میں یہودیوں کے روز افزوں داخلہ سے لوگوں میں سخت بے چینی پھیل رہی ہے۔ اور اس امر کا اندیشہ ہے۔ کہ اگر جنوبی افریقہ میں یہودیوں کے داخلہ کو نہ روکا گیا تو خونریزی کا بازار گرم ہو جائے گا۔

جنوبی افریقہ میں یہودیوں کے داخلہ سے مقامی اقوام کی حیات ملی کو بھی کوئی خطرہ درپیش نہیں۔ پھر بھی حکومت انہیں دور رکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن حیرانی کی بات ہے کہ حکومت برطانیہ نے اس وقت تک فلسطین میں یہودیوں کی آمد کو روکنے کا کوئی انتظام نہیں کیا۔ بجائیکہ یہودیوں کے فلسطین میں داخلہ سے عربوں کی اکثریت لحظہ بلحظہ خطرہ میں پڑ رہی ہے۔ ان کی زمینیں اور املاک ان کے قبضہ سے نکل رہے ہیں۔ اور یہودی ہر طرح سے ان پر اقتدار اور تسلط قائم کرنے کے درپے ہیں:

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے متعلق خدا تعالیٰ کا ایک انذاری نشان

احمد بیگ اور اس کے بعض اقارب کی نسبت حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی

(۱۱)

بہو کو طلاق دلانے کے وجوہ

مخالفین سلسلہ کا یہ اعتراض بھی کسی صورت میں معقول قرار نہیں دیا جاسکتا کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنی بے گناہ اور بے بس بہو کو طلاق دلوانے کی کوشش کی۔ اور بایں صورت محمدی بیگم کے والد اور محمدی بیگم کی پھوپھی میں نعوذ باللہ "پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی۔ کہ آپ نے والدہ عزت بی بی کو لکھا۔ کہ "اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤ۔ اور جس طرح تم سمجھا سکتی ہو۔ اس کو سمجھا دو اور اگر ایسا نہیں ہوگا۔ تو آج میں نے مولوی نورالدین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے۔ کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ۔ تو فضل احمد عزت بی بی کے لئے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دے"۔ (خط ۴ مئی ۱۸۹۱ء منقول از نکاح مرزا صفحہ ۱۰)

معترضین کے نزدیک والدہ عزت بی بی کو یہ لکھنا کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھاؤ۔ کہ وہ محمدی بیگم کا کہیں اور رشتہ نہ کرے۔ ورنہ عزت بی بی کو طلاق مل جائے گی۔ بھائی اور بہن میں پھوٹ ڈالنے کی سعی ہے۔ حالانکہ یہ بھائی اور بہن میں پھوٹ ڈالنا نہیں بلکہ امر دینی کے متعلق اپنی غیرت و حمیت کا اظہار کرنا ہے۔ آپ نے جب دیکھا۔ کہ محمدی بیگم کا ایک غیر سے رشتہ کرنے کے لئے تمام مخالف رشتہ دار متحد ہو گئے ہیں۔ اور دوسری طرف یہ دیکھا۔ کہ اگر ایسا ہو گیا تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے غضب کے مستحق ہو کر اس قابل ہو جائیں گے۔ کہ بحکم الٰہی ان سے قطع تعلق کر لیا جائے۔ تو آپ نے پہلے سے اپنے رشتہ داروں کو اس حقیقت سے اطلاع دے دی۔ اور محمدی بیگم کی پھوپھی یعنے والدہ عزت بی بی کو لکھ دیا۔ کہ اپنے بھائی کو سمجھا کر اس ارادہ کو ترک کراؤ۔ اور اگر ایسا نہیں ہوگا تو تمہاری لڑکی کو طلاق دے دی جائیگی کوئی ہوشمند انسان بتائے۔ کہ یہ پھوٹ ڈالنے کی سعی ہے۔ یا امر واقعہ کا اظہار اور امور دینیہ کے متعلق اس غیرت و حمیت کا نمونہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے ماموروں میں سب سے زیادہ پائی جاتی ہے بے شک۔ اگر عزت بی بی کی والدہ کو اپنی لڑکی کے مطلقہ ہونے کا خوف ہوتا اور وہ اپنے بھائی پر زور دیتی۔ تو ممکن تھا اس صورت میں آپس میں اختلاف رائے ہو جاتا مگر اس اختلاف رائے کو "پھوٹ ڈالنے کی سعی" سے کیونکر تعبیر کیا جاسکتا ہے کیا بیسیوں معاملات میں آپس میں اختلاف رائے نہیں ہوتا۔ کہ اس معاملہ میں اختلاف رائے کو پھوٹ ڈالنے پر محمول کیا جائے۔ لیکن ہم تو دیکھتے ہیں۔ اس امکانی پہلو کے ظاہر ہونے کی بھی کوئی صورت نہ تھی۔ یعنی یہ امید ہی نہیں کی جاسکتی تھی۔ کہ والدہ عزت بی بی اپنی لڑکی کے مطلقہ ہونے کے خوف سے مرزا احمد بیگ پر دباؤ ڈالے گی کیونکہ اس کا اپنا منشا ہی یہ تھا۔ کہ عزت بی بی کو طلاق مل جائے۔ اور اس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی علم تھا۔ چنانچہ آپ مرزا علی شیر بیگ والد عزت بی بی کو ۲ مئی ۱۸۹۱ء کے خط میں لکھتے ہیں:۔

"میں نے سنا ہے۔ کہ آپ کی بیوی نے جوش میں آکر کہا۔ کہ ہمارا کیا رشتہ ہے۔ صرف عزت بی بی نام کے لئے فضل احمد کے گھر میں ہے۔ بے شک وہ طلاق دے دے ہم راضی ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے ہم اپنے بھائی کے خلاف مرضی نہ کرینگے۔"

(نکاح مرزا صفحہ ۹)

پس جبکہ والدہ عزت بی بی کی خود اپنی مرضی ہی تھی۔ کہ اس کی لڑکی عزت بی بی کو فضل احمد طلاق دے دے۔ اور وہ کہہ چکی تھی۔ کہ ہم اپنے بھائی کے خلاف مرضی کچھ نہ کریں گے۔ تو ان حالات کا علم ہونے کے بعد ۴ مئی ۱۸۹۱ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا والدہ عزت بی بی کو یہ لکھنا کہ اپنے بھائی پر دباؤ ڈالو۔ ورنہ تمہاری لڑکی کو طلاق دے دی جائے گی۔ ان کے حق میں پھوٹ ڈالنے کی کیونکر سعی تھی۔ جبکہ انہیں اس امر کی پروا ہی نہیں تھی۔ اور جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ان کے اس ارادہ کا علم تھا۔ پس در حقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشا انہیں بذریعہ خط اس امر واقعہ سے مطلع کرنا تھا نہ کچھ اور۔ باقی رہا یہ سوال کہ کیوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بہو کو طلاق دلوائی۔ سو اس کے کئی وجوہ ہیں۔ جنہیں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

پہلی وجہ

جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے۔ قرآن مجید کا حکم ہے۔ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ یعنی ظالموں اور مکذبین انبیاء و رسل سے تعلقات نہ رکھو۔ ورنہ تمہیں بھی نقصان پہنچے گا۔

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام الٰہی کے ذریعہ بھی ان لوگوں سے قطع تعلق کا حکم مل چکا تھا۔ جیسا کہ الا الذین امنوا و عملوا الصالحات و قطعوا تعلقھم منھم و بعدوا من مجالسھم فاولئک من المرحومین (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵) سے ظاہر ہے۔ یعنی الٰہی لوگوں پر رحم کیا جائیگا جو ایمان لائے۔ اعمال صالحہ بجالائے اور ان لوگوں سے قطع تعلق کرتے ہوئے ان کی مجالس سے دور رہے پس آپ کو جب یقین ہو گیا۔ کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق رشتہ نہ دینے کی پاداش میں عذاب الٰہی کے مستحق ہو چکے ہیں۔ تو آپ نے اپنے لڑکے مرزا فضل احمد کو ان مغضوب علیھم کی لڑکی سے قطع تعلق کرنے کا حکم دے دیا۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ اس تعلق کی وجہ سے وہ بھی عذاب الٰہی کی لپیٹ میں آجائے اور اس امر میں آپ نے حضرت نوح علیہ السلام کی ایک سنت پر عمل کیا۔ جب حضرت نوح علیہ السلام اپنے متبعین سمیت کشتی میں سوار ہوئے۔ پانی زوروں پر تھا۔ اور آپ کا بیٹا علیحدہ تھا۔ تو آپ نے اسے آواز دی۔ کہ یا بنیّ ارکب معنا۔ یعنے اے میرے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ۔ کیونکہ آج کوئی انسانی تدبیر اس طوفان سے بچا نہیں سکتی۔ یہ آپکا فرمانا محض اس لئے تھا۔ کہ ایسا نہ ہو وہ طوفان اور وہ عذاب جو کفار کے لئے مقرر ہے۔ اس کی لپیٹ میں ان کا بیٹا بھی آجائے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام نے عذاب کے نزول کی خبر پاکر اپنے بیٹے کو آواز دی۔ کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے۔ کیونکہ وہ ان لوگوں میں سے ہے۔ جو عذاب الٰہی کے مورد بن چکے ہیں۔ پس آپ کا یہ ارشاد اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت نہایت ہی دانشمندی پر مبنی اور اپنے لخت جگر کے حق میں رحمت و برکت کی احسن تجویز تھی۔ جس پر اس نے عمل کیا۔

دُوسری وجہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خطوط کے مطالعہ سے دوسری وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان لوگوں کی اپنی خواہش تھی۔ کہ مرزا فضل احمد عزت بی بی کو طلاق دیدے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرزا علی شیر بیگ کو لکھتے ہیں:-

"میں نے سُنا ہے۔ کہ آپ کی بیوی نے جوش میں آکر کہا۔ کہ ہمارا کیا رشتہ ہے۔ صرف عزت بی بی نام کے لئے فضل احمد کے گھر میں ہے۔ بے شک وہ طلاق دیدے۔ ہم راضی ہیں۔ ہم نہیں جانتے۔ کہ یہ شخص کیا بلا ہے۔ ہم اپنے بھائی کے خلاف مرضی نہ کریں گے۔ یہ شخص کہیں مرتا بھی نہیں۔ پھر میں نے رجسٹری کرا کر آپ کی بیوی صاحبہ کے نام خط بھیجا۔ مگر کوئی جواب نہ آیا۔ اور بار بار کہا۔ کہ اس سے ہمارا کیا رشتہ باقی رہ گیا۔ جو چاہے سو کرے۔ ہم اس کے لئے اپنے خویشوں سے اپنے بھائیوں سے جُدا نہیں ہوسکتے۔ مرتا مرتا رہ گیا۔ کہیں مرا بھی ہوتا"

(خط ۲ مئی ۱۸۹۱ء منقول از نکاح مرزا صفحہ ۹)

پھر فرماتے ہیں:-

"جب میں ایسا ذلیل ہوں۔ تو میرے بیٹے کے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے لہٰذا میں نے اُن کی خدمت میں خط لکھدیا ہے۔ کہ اگر آپ اپنے ارادہ سے باز نہ آئیں۔ اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ دیں۔ پھر جیسا کہ آپ کی خود منشاء ہے۔ میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی اپنے نکاح میں رکھ نہیں سکتا"(ایضاً)

یہاں تک حالات پہونچنے کے بعد یہ غیرت کے بالکل منافی تھا۔ کہ آپ اپنے بیٹے کا اُن کے ساتھ تعلق قائم رکھنا پسند کرسکتے۔ خدا کے رسول سب سے زیادہ غیرت مند ہوتے ہیں:۔

تیسری وجہ

تیسری وجہ یہ ہے۔ کہ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا عذاب جب کسی قوم یا خاندان پر نازل ہو۔ تو وہ مختلف رنگوں میں نازل ہوا کرتا ہے۔ جن میں سے ایک رنگ یہ ہے۔ کہ بعض دفعہ انسانی ہاتھوں سے ایک فریق کو سزا دی جاتی۔ اور اس سزا کو عذاب الٰہی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کی مثال صحابہ کرام کے وہ جنگ ہیں۔ جو انہوں نے کفار سے کئے۔ ہر چند کفار کو صحابہ اپنے ہاتھ سے قتل کرتے۔ مگر یہ قتل کفار کے لئے عذاب الٰہی تھا۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات سے ظاہر ہے:۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

۱۔ قاتلوھم یعذبھم اللہ بایدیکم ویخزھم وینصرکم علیھم ویشف صدور قوم مومنین (سُورۃ توبہ ع۲) یعنی ان لوگوں سے جنگ کرو۔ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے۔ ذلیل کرے۔ اور تمہیں ان پر غلبہ دے کر تمہارے سینوں کو شفا بخشے۔ اس جگہ کُھلے الفاظ میں جنگ کو عذاب الٰہی قرار دیا گیا ہے۔

۲۔ پھر فرماتا ہے۔ انزل جنودًا لم تروھا وعذّب الذین کفروا وذالک جزاء الکافرین (توبہ ع۴) یعنی خدا تعالےٰ نے جنگِ حنین میں ایسے لشکر اتارے۔ جنہیں تم نہیں دیکھ سکتے تھے۔ اور اس طرح کافروں کو عذاب دیا۔ اور یہی ان کی جزا ہوتی ہے:۔

پس اللہ تعالےٰ جبکہ انسانی ہاتھوں کے ذریعہ بھی کسی قوم یا خاندان کو بعض دفعہ عذاب دیا کرتا ہے۔ تو یہی صُورت اس جگہ واقعہ ہوگئی۔ چونکہ یہ لوگ پیشگوئی کا انکار کرنے کی وجہ سے عذاب الٰہی کے مستحق ہوچکے تھے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے اپنے مامور کے ذریعہ ان کی لڑکی کو طلاق دلوا کر اس ذریعہ سے بھی انہیں عذاب کا ایک نظارہ دکھا دیا۔

چوتھی وجہ

آیت کریمہ ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم کے مطابق ایک رسُول کی موجودگی اس کی قوم اور رشتہ داروں کو برکات سے بہرہ اندوز کرنے اور عذاب الٰہی سے بچانے والی ہوتی ہے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رشتہ دار عذاب الٰہی کے مستحق ہو چکے تھے۔ اس لئے خدا تعالےٰ کی وحی کے انکار کی پاداش میں ضروری تھا۔ کہ آپ ان سے رشتہ داری کے تعلقات منقطع کرلیتے۔ تا کہ ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم کے مطابق آپ سے تعلق کی بنا پر ان پر عذاب الٰہی اترنے میں کوئی روک واقعہ نہ ہو۔ جس کا اترنا پیشگوئی کی صداقت واضح کرنے کے لئے ضروری تھا:۔

پانچویں وجہ

اگر مذکورہ بالا وجوہ کو مخالفین درست تسلیم نہ بھی کریں۔ تب بھی کوئی اعتراض واقعہ نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ شرعی لحاظ سے ایک والد اس امر کا اختیار رکھتا ہے۔ کہ وہ کسی بھی بنا پر بہو کو طلاق دینے کا حکم دیدے۔ خواہ بیٹا رضامند ہو۔ یا نہ۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے:۔

(۱)۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک دفعہ اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ملنے کے لئے تشریف لائے۔ مگر اس وقت حضرت اسماعیل گھر پر موجود نہ تھے۔ آپ نے اپنی بہو سے گھر کا حال پوچھا۔ تو وہ کہنے لگی۔ نحن بشرٍ نحن فی ضیق وشدۃٍ یعنی بُرا حال اور سخت تنگی ہے۔ چونکہ اس نے اللہ تعالےٰ کے سلوک پر شکوہ کا اظہار کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس سے بہت تکلیف ہوئی۔ اور فرمایا۔ فاذا جاء زوجک فاقرئی علیہ السلام وقولی لہ یغیر عتبۃ بابہٖ۔ یعنی جب تیرا خاوند آئے۔ تو میری طرف سے اسے السلام علیکم کہنا۔ اور کہدینا۔ کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو بدلدے۔ جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام گھر پر آئے۔ تو آپ کی بیوی نے پیغام پہونچا دیا۔ آپ نے فرمایا قد امرنی ان افارقک الحقی باھلکِ فطلّقھا۔ یعنی انہوں نے مجھے یہ کہکر حکم دیا ہے۔ کہ میں تجھے چھوڑ دُوں۔ پس اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا۔ چنانچہ حضرت اسماعیل ع نے اسے طلاق دے دی:۔ (بخاری جلد ۲ کتاب بدء الخلق صفحہ ۱۶۱ مصری)

(۲) ترمذی ابواب الطلاق میں حضرت ابن عمر رض کی یہ روایت آتی ہے کہ کانت تحتی امرأۃٌ احبھا وکان ابی یکرھھا فامرنی ان اطلقھا فابیتُ فذکرت ذالک للنبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا عبد اللہ بن عمر طلق امرأتک۔ یعنی میرے پاس ایک عورت تھی جس سے مجھے بہت محبت تھی مگر میرے والد (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اسے ناپسند کرتے تھے۔ آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اسے طلاق دیدوں۔ مگر میں نے انکار کردیا۔ بعد ازاں میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ طلاق دے دو:۔

(۳) اسی طرح ابو الدرداء رض سے روایت ہے۔ ان رجلاً اتاہ فقال ان لی امرأۃً وان امی تامرنی بطلاقھا فقال ابو الدرداء سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول الوالد اوسط ابواب الجنۃ فان شئت فاضع ذالک الباب او احفظہ۔ وربما قال سفیان ان امی وربما قال ابی۔ (ترمذی ابواب البر والصلۃ باب ماجاء من الفضل فی رضاء الوالدین) یعنی ایک آدمی آپ کے پاس آیا۔ اور اس نے آکر کہا۔ کہ میری ایک بیوی ہے۔ جس کے متعلق میری والدہ کہتی ہے۔ کہ میں اسے طلاق دیدوں۔ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے۔ ابو الدرداء کہتے ہیں۔ میں نے اسے کہا۔ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہوا ہے۔ کہ والدین جنت کا بہترین دروازہ ہیں چاہو۔ تو اس دروازے کو ضائع کردو۔ اور چاہو۔ تو محفوظ رکھ لو۔ بعض روایات میں ماں کی بجائے باپ کا لفظ آتا ہے یعنی اس کا باپ اسے طلاق دینے کے لئے کہتا رہتا تھا:۔

(۴) مشکوٰۃ میں بھی آتا ہے:۔

الطلاق لرضاء الوالدین فھو جائز۔ (صفحہ ۲۱ مطبع حیدری) یعنی والدین کی خواہش کے ماتحت بیوی کو طلاق دیدینا جائز ہے۔

ان احادیث سے یہ امر واضح ہے کہ لڑکے کو خواہ اپنی بیوی محبوب ہی کیوں نہ ہو۔ اگر بعض وجوہ کی بنار پر اس کا والد یا اس کی والدہ اسے طلاق دیدینے کا حکم دے۔ تو وہ یہ حکم دینے کا اختیار رکھتے ہیں۔ اور ایک اطاعت گذار اور مطیع فرزند کا یہ فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے والدین کے ارشاد کو بجالاتے ہوئے اپنی بیوی کو طلاق دے دے پس جس امر کو شریعت جائز قرار دیتی ہے۔ اور جسے اخلاق سے گری ہوئی بات یا ظلم قرار نہیں دیتی۔ بلکہ اس حکم کے نفاذ کا والدین کو اختیار دیتی ہے اس امر کو اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اختیار کیا۔ اور مرزا فضل احمد کو کہہ دیا۔ کہ وُہ اپنی بیوی کو طلاق دیدے تو یہ کیونکر قابل اعتراض بات قرار دی جاسکتی ہے اور اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فعل پر اعتراض کیا جاسکتا ہے۔ تو حضرت ابراہیم اور حضرت عمر پر بدرجۂ اولےٰ اعتراض کیا جاسکتا ہے۔

پانچواں اعتراض اور اس کا جواب

پانچواں اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس نکاح کے متعلق یہ الہام ہوچکا تھا۔ کہ "بکر و ثیب" جو اس امر کا ثبوت تھا۔ کہ شادی وقوع میں آکر رہے گی۔ مگر دنیا جانتی ہے۔ کہ شادی نہیں ہوئی۔

مخالفین کا یہ اعتراض بھی ہرگز درست نہیں۔ کیونکہ کوئی مخالف یہ ثابت نہیں کرسکتا۔ کہ "بکر و ثیب" والا الہام محمدی بیگم والی پیشگوئی کے سلسلہ میں آپ پر نازل ہوا۔ اس پیشگوئی کی ابتدار ۱۸۸۵ء میں ہوئی۔ (کیونکہ اگست ۱۸۸۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف رشتہ داروں نے چشمۂ نور امرتسر میں ایک اشتہار شائع کرکے آپ سے کسی نشان کا تقاضا کیا تھا۔ ملاحظہ ہو آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۸۵ اور جنوری ۱۸۸۶ء میں آپ کو توبی توبی فان البلاء علیٰ عقبک والا الہام ہوا (ملاحظہ ہو تذکرہ صفحہ ۱۳۷) جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ پیشگوئی اگست ۱۸۸۵ء اور جنوری ۱۸۸۶ء کے درمیانی عرصہ میں کی گئی تھی۔) مگر بکر و ثیب والا الہام ۵ / دسمبر ۱۹۰۲ء کو آپ پر نازل ہوا (تذکرہ صفحہ ۴۶۶) گویا محمدی بیگم والی پیشگوئی اور الہام "بکر و ثیب" میں ۱۸ سال کا فاصلہ ہے۔ جو موخر الذکر الہام کی بالکل جداگانہ نوعیت کا زبردست ثبوت ہے۔ مگر مخالف ہیں کہ بے دھڑک اور بغیر کسی ثبوت اور برہان کے اسے ۱۸۸۵ء کی پیشگوئی کے ساتھ ملا رہے ہیں۔ پھر ان کے اس استدلال کے غلط ہونے کا ایک اور ثبوت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی ایک جگہ بھی اس الہام کو محمدی بیگم والی پیشگوئی پر چسپاں نہیں کیا۔ نہ آپ کی جماعت میں سے کسی نے کبھی کیا۔ کہ یہ الہام محمدی والی پیشگوئی سے تعلق رکھتا ہے۔ اس صورت میں "بکر و ثیب" کے الہام سے وقوع شادی کا استنباط کرنا اسی شخص کو زیب دے سکتا ہے۔ جو اعتراض کرتے وقت عقل و ہوش سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے۔ اور جس کا مقصد محض دھوکا و فریب سے مخلوق خدا کو گمراہ کرنا ہو۔

چھٹا اعتراض اور اس کا جواب

چھٹا اعتراض حقیقۃ الوحی کی حسب ذیل تحریر پر کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اس نکاح کے ظہور کے لیے جو آسمان پر پڑھا گیا۔ خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی۔ جو اسی وقت شائع کی گئی تھی۔ اور وہ یہ کہ ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علیٰ عقبک۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا۔ تو نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۲ و صفحہ ۱۳۳)

متذکرۃ الصدر اقتباس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ پر کہ "نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔" اعتراض کرتے ہوئے مخالفین کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ ان الفاظ میں دو رنگی کا پہلو اختیار کیا گیا ہے اور کسی ایک پہلو کی تعیین نہ کرکے اس امر کا ثبوت بہم پہنچایا گیا ہے کہ آپ کو خود بھی علم نہ تھا۔ کہ نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ مگر یہ اعتراض بھی انتہائی قلت تدبر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے عدم واقفیت کا نتیجہ ہے کیونکہ واقعہ یہ ہے۔ کہ انجام آتھم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مخالفین سے خطاب کرتے ہوئے لکھا تھا

"فیصلہ تو آسان ہے احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو۔ کہ تکذیب کا اشتہار دے۔ پھر اس کے بعد جو میعاد خدا تعالیٰ مقرر کرے۔ اگر اس سے اس کی موت تجاوز کرے۔ تو میں جھوٹا ہوں۔"

اسی طرح فرمایا تھا۔

"ضرور ہے کہ یہ وعید کی موت اس سے تھمی رہے۔ جب تک کہ وہ گھڑی آجائے کہ اس کو بے باک کر دیوے۔ سو اگر جلدی کرنا ہے تو اٹھو اور اس کو بیباک اور مکذب بناؤ۔ اور اس سے اشتہار دلاؤ۔ اور خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو۔"

(حاشیہ انجام آتھم صفحہ ۳۲)

اس چیلنج اور تحدی کے عقلاً دو ہی نتائج ممکن تھے۔ یعنی یا تو سلطان محمد تکذیب کا اشتہار دے دیتا۔ یا نہ دیتا۔ اگر تکذیب کا اشتہار دے دیتا۔ تو اس کی موت یقینی تھی۔ اور اس کی موت کے بعد محمدی بیگم کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نکاح میں آنا زوجنا کھا کے مطابق ضروری تھا۔ لیکن اگر وُہ تکذیب کا اشتہار نہ دیتا تو اس کا بچ رہنا اور محمدی بیگم کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نکاح میں نہ آنا یقینی تھا۔ پس چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں اس تحدی کے نتیجہ میں دونوں صورتوں میں سے ایک صورت ممکن تھی۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں لکھ دیا۔ کہ "نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔" یعنے بالفاظ دیگر اگر سلطان محمد نے تکذیب کا اشتہار نہ دیا۔ اور اس طرح موت سے بچ رہا۔ تو "نکاح فسخ ہوگیا" اور اگر تکذیب کا اشتہار دے دیا۔ اور وہ خدا تعالےٰ کی مقررکردہ میعاد میں ہلاک ہوگیا۔ تو محمدی بیگم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نکاح میں آجائے گی۔ اندریں صورت نکاح کے متعلق کہا جائے گا۔ کہ وُہ کچھ عرصہ تاخیر میں پڑا رہا۔

یہی مفہوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کا بھی ہے۔ کہ بل الامر قائم علیٰ حالہٖ (انجام آتھم صفحہ ۲۲۳) یعنے سلطان محمد کی توبہ سے کلی طور پر معاملہ ختم نہیں ہوا۔ اور نہ وعیدی موت اس سے ہمیشہ کے لئے ٹل گئی ہے بلکہ موت اس کے سر پر تھمی کھڑی ہے جس وقت بھی وُہ تکذیب کا اشتہار دیگا خدا تعالےٰ کی مقرر کردہ میعاد میں پکڑا جائیگا اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ میں مرزا سلطان محمد کو اختیار تھا۔ کہ وہ جس پہلو کو چاہتا اختیار کرتا۔ چاہتا تو تکذیب کا اشتہار دے کر ہلاکت کے گڑھے میں گر جاتا۔ اور چاہتا تو تکذیب کا اشتہار نہ دے کر وعیدی موت سے بچ جاتا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر میں پڑ گیا" کے الفاظ رقم فرمائے۔ یعنی اگر اس نے تکذیب کا اشتہار نہ دیا۔ تو نکاح فسخ سمجھو۔ اور اگر تکذیب کا اشتہار دے دیا۔ تو پھر یہ سمجھو کہ یہ نکاح ابھی تاخیر میں پڑا ہوا ہے۔ اس کی ہلاکت کے بعد ضرور وقوع میں آجائیگا پس انجام آتھم کی تحدی اور چیلنج کو مدنظر رکھتے ہوئے ان الفاظ میں دو رنگی نہیں بلکہ عقلاً جن نتائج کے نکلنے کا امکان تھا۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے دو مختلف امور کو بیان کر دیا گیا ہے۔

آیات قرآنی جن میں ایک پہلو متعین نہیں کیا گیا

اس جگہ یہ امر بیان کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر "یا" کا لفظ آنے سے کوئی مخالف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول پر دو رنگی کا الزام عائد کرسکتا ہے۔ تو اسے مندرجہ ذیل قرآنی آیات کا جواب بھی سوچ لینا چاہیئے جن میں "او او" کہہ کر بقول ان کے دو رنگی کا پہلو اختیار کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

(۱) لیس لک من الامر شیءٌ او یتوب علیھم او یعذبھم فانھم ظالمون۔

(۲) ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ افائن

مات او قُتِلَ انقلبتم علیٰ اعقابکم
۳- اِمّا نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک ۔
۴- لیقطع طرفاً من الذین کفروا او یکبتھم فینقلبوا خائبین ۔
۵- انا ارسلناہ الیٰ مائۃ الف او یزیدون

درحقیقت جیسا کہ بتایا جاچکا ہے ۔ یہ فسخ اور تاخیر کے الفاظ کسی دورنگی کی بناء پر نہیں ۔ بلکہ حقیقتِ نفس الامری کے لحاظ سے اس تحدی کی بناء پر ہیں جس کے مطابق عمل کرنا یا نہ کرنا مخالفین کے اختیار میں تھا اور جب کوئی شرطی بات بیان کی جائے ۔ تو وہاں یہی طریق اختیار کیا جاتا ہے ۔

حضرت مسیح موعود کا آخری اعلان

آخری بگر مایۂ ناز اعتراض مخالفین احمدیت کا اس پیشگوئی کے متعلق یہ ہوا کرتا ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی کو یہ اطلاع مرتے دم تک بھی نہ دی ۔ کہ اب یہ خاتون تمہارے قبضہ میں نہیں آسکتی ۔

اس اعتراض کے متعلق بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی وفات سے قریباً سوا ماہ پیشتر یہ اعلان فرما دیا تھا ۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس پیشگوئی کے نکاح والے حصہ کو ٹال دیا ہے ۔ چنانچہ اخبار بدر کا حسب ذیل اقتباس اس پر شاہد ہے ۔ لکھا ہے ۔

" ایک اندرونی معترض کا ذکر ہوا کہ وہ احمد بیگ والی پیشگوئی کی نسبت کہتا ہے ۔ پوری نہیں ہوئی ۔ فرمایا ۔ یہ شخص ہمیں چھپا ہوا نیم مرتد معلوم ہوتا ہے ۔ ہزار ہا روشن نشانات دیکھنے کے بعد بھی ابھی اُسے تاریکی ہی نظر آتی ہے یہ اس کی آنکھوں کا قصور ہے ۔ اگر وہ اس قسم کے شبہات کرنے لگا ۔ تو قریب ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی اس کا ایمان نہ رہے ۔ حدیبیہ کا واقعہ ہمارے سامنے موجود ہے ۔ وہ اس کی نسبت کیا کہتا ہے ۔ پھر ابوجہل کی نسبت دیکھا گیا کہ بہشتی انگور کا خوشہ اس کو ملا ہے مگر وہ مسلمان نہ ہوا ۔ حضرت عیسیٰ نے اپنے بارہ حواریوں سے بارہ تختوں کا وعدہ کیا تھا ۔ حالانکہ ایک نے ان میں سے پکڑوا دیا ۔ دوسروں نے لعنت کی اور عین مشکل کے وقت بھاگ گئے ۔ حضرت موسیٰ سے اللہ تعالےٰ نے وعدہ کیا ۔ کہ اس ارض کے تم مالک ہو گئے ۔ اور اس میں کئی برس گذر گئے ۔ غرض ایسا اعتراض کرنا جس کی زد میں تمام انبیاء آجائیں ۔ اللہ تعالےٰ اور اس کے سلسلۂ نبوت سے انکار کرنا ہے ۔ ہمیں ایسے معترض کے ایمان کا خطرہ ہے ۔ یونس کی قوم کا واقعہ سب کو معلوم ہے ۔ کوئی شرط نہ تھی ۔ مگر پھر بھی توبہ استغفار سے وہ عذاب ٹال دیا گیا ۔ اور یہاں تو صاف توبی توبی فان البلاء علیٰ عقبک آگیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ توبہ سے یہ سب باتیں ٹل جائیں گی ۔ اور احمد بیگ کی موت سے جو خوف اُن پر چھا گیا ۔ اُس نے پیشگوئی کے ایک حصہ کو ٹال دیا ۔ اصل بات یہ ہے ۔ خدا ہزار ہا نشان دکھا کر بعض نشان ایسی حالت میں بھی رکھ لیتا ہے ۔ جو منافقین وغیرہ کے امتیاز کا موجب ہوں ۔ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں ۔ کہ نبی و ولی سے بعض وعدے ہوتے ہیں ۔ پھر وہ منسوخ کئے جاتے ہیں ۔ تا اس سے بڑھ کر دیئے جائیں ۔ محکمات کے ساتھ متشابہات ضروری ہیں ۔ اس سے مومنوں کے ایمان کا کمال دکھانا مقصود ہوتا ہے ۔ اور جو منافق وغیرہ ناپاک لوگ ہوتے ہیں ۔ وہ پاک جماعت سے الگ ہو جاتے ہیں " (بدر ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

الغرض اس پیشگوئی پر کوئی بھی معقول اعتراض نہیں کیا جاسکتا ۔ کیونکہ منہاج نبوت اور مقررہ شرائط کے ماتحت یہ پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہو چکی ۔ اور وہ لوگ جن کی اصلاح کے لئے یہ نشان دکھایا گیا تھا ۔ انہوں نے اس کی صداقت کو تسلیم کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی راستبازی کا اعتراف کر لیا ۔ مگر افسوس جنہیں حق طلبی سے کوئی غرض نہیں ۔ جن کا مقصد محض دشنام طرازی اور دل آزاری ہے ۔ وہ آئے دن اس پیشگوئی پر بے جا اعتراضات کر کے اپنے آپ کو ان لوگوں میں شامل کرتے رہتے ہیں ۔ جن کے متعلق خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ یا حسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون ۔

مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء کے متعلق اعلان

حسب ہدایت حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جملہ جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ امسال مجلس مشاورت کا اجلاس انشاء اللہ تعالےٰ ۲۶ مارچ ۱۹۳۷ء بعد نماز جمعہ سے شروع ہو کر ۲۸ مارچ ۱۹۳۷ء کی دوپہر تک جاری رہیگا ۔ ضروری ہے ۔ کہ اس اعلان کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر اندر تمام جماعتیں باقاعدہ اپنے اجلاس منعقد کر کے مجلس مشاورت کے نمائندگان کا انتخاب کریں ۔ اور اس کے متعلق دفتر ہذا میں باقاعدہ اطلاع بھجوائیں ۔ یہ بھی ضروری قرار دیا جاتا ہے ۔ کہ ہر جماعت باقاعدہ ایک تحریر اس امر کی تصدیق کی سیکرٹری مجلس مشاورت کے پاس بھیجے ۔ کہ فلاں فلاں دوست ہماری جماعت کی طرف سے اس سال کے لئے مجلس مشاورت کے نمائندے منتخب کئے گئے ہیں ۔ اور نمائندگان جب مشاورت کے موقعہ پر تشریف لائیں ۔ تو اس وقت بھی ایک نقل اس تصدیق کی اپنے ہمراہ لائیں ۔

نوٹ :۔ جماعت کے امراء بحیثیت امیر ہونے کے بغیر کسی مزید انتخاب کے مجلس مشاورت میں بطور اپنی جماعت کے نمائندے کے شریک ہو سکتے ہیں ۔

خاکسار ۔ یوسف علی قائم مقام پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

جہاں تمام ہے میدانِ کارزار ترا

نہ کر سکیگی زمیں بال تک ترا بیکا
گر آسماں سے تعلق ہے استوار ترا

ہے لطف خاص کسی کا ۔ کیا تجھے مخصوص
عوام ہی میں تھا ورنہ کبھی شمار ترا

ملی ہے عشق کی شمشیر بے نیام تجھے
جہاں تمام ہے میدانِ کارزار ترا

تمیز مشرق و مغرب سے پاک ہی ہو مَن
جہت کی قید سے آزاد ہے دیار ترا

ترے لہو سے سواد بہشت ہے رنگیں
ہے تُودۂ دیدۂ مینو دلِ فگار ترا

ہیں دام غیر کی قسمت کمینہ زاغ و زغن
ہمائے سدرہ نشیں ہے مگر شکار ترا

ستارے چشم براہ تھے تری تمنا میں
تھا مہر و ماہ کو مدت سے انتظار ترا

کسے ہے تاب و تواں ہو حریفِ نظارہ
ہوا نہیں ہے ابھی حسن آشکار ترا

جہانِ تشنۂ ضیا ۔ جاں بلب ہی ظلمت میں
چراغ ہے ابھی پردے میں نور بار ترا

گلہ نہ اپنی تنک مائیگی کا کر غافل
کہ قطرہ قطرہ ہے اک بحر بیکنار ترا

اس آسمان کی شے کو زمیں پہ کیوں ڈالے
اٹھائے پھرتی ہے ہر سو ہوا غبار ترا

متاع و مالِ جہاں غیر کو مبارک ہو
کہ فقر اور غنا میں ہے افتخار ترا

امام عصر کے حلقے میں آ کے مست ہے تو
نہ کیوں کلام ہو تسنیم کیف بار ترا

میر اللہ بخش تسنیم

الفضل کا ہفتہ وار مکتوب جاپان

حکومت جاپان اور چین کے اہم حالات حاضرہ

(الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے)

کوبے ۳۱ دسمبر (بذریعہ ہوائی ڈاک)

۲۵ر دسمبر کا دن چینی قوم کے لئے عجیب خوشی کا دن تھا کہ اس دن چین کا ہر دلعزیز رہنما اور فوجی سردار جنرل چیانگ سولیانگ کی قید سے آزاد ہوا۔

جنرل چیانگ کیشک کی قیادت میں چینی قوم چند سال سے گو آہستگی کے ساتھ مگر مسلسل و پیہم ترقی کرتی چلی آ رہی تھی۔ اور در واقعہ میں یوں نظر آنے لگا تھا کہ شاید وہ دن دور نہیں کہ جب چین کے سب حصے ایک مضبوط مرکزی حکومت کے زیر سایہ جمع ہو کر اغراض ملکی و ملی کے لئے ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہو جائیں گے مگر چین اس بابرکت اور امید افزا رستے پر چل رہا تھا کہ دفعتاً اس کے پاؤں کے سامنے کی زمین پھٹ کر ایک مہلک غار کی صورت میں تبدیل ہو گئی۔ صوبہ سوئی یوان پر اندرونی منگولیا کی آزاد حکومت نے حملہ کر دیا۔ جس کی روک تھام کے انتظامات سرانجام دینے کے لئے جنرل چیانگ سوئی یوان سے ملحق دوسرے صوبے میں گئے۔ اس صوبے کے حاکم نے بجائے ان کی مدد کرنے کے راہ بغاوت اختیار کی۔ اور جنرل چیانگ کو قید کر لیا۔ ساتھ ہی یہ افواہیں پھیل گئیں کہ باغی سردار کے ہاتھ پڑ جانے کے بعد چیانگ کو فوراً گولی مار دی گئی۔ یہ کہ اور بھی کئی صوبوں کے سردار اس واقعہ کے بعد مرکزی حکومت سے انحراف کرتے نظر آتے ہیں۔ اور یہ کہ صوبہ شینسی کی اس بغاوت کو ممکن ہے مرکزی حکومت فرو نہ کر سکے۔ اور فی الحقیقت نظر بھی یہی آتا تھا کہ اگر جنرل چیانگ کی موت کی خبر درست نکلی تو چین میں ایسی بد امنی اور خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔ جس کا سلسلہ نہ معلوم کب تک جاری رہے۔

مگر چین کی خوش قسمتی کہ جنرل چیانگ کی موت کی خبر غلط نکلی جونہی مرکزی حکومت نے باغی جرنیل کے ساتھ براہ راست گفتگو کی ابتداء کی اس کو یقین ہو گیا کہ جنرل چیانگ زندہ ہے۔ جو اس امر کی علامت تھی کہ بعید نہیں کہ باغی جرنیل چیانگ کیشک کو رہا کر دینے پر رضامند ہو جائے۔ کیونکہ اگر جنرل چیانگ سولیانگ کی واقعہ میں یہ نیت ہوتی کہ اس نے کسی صورت میں بھی نیننکنگ کی مرکزی حکومت سے صلح نہیں کرنی تو اس کے اغراض و مقاصد کے لئے یہی بہترین اقدام تھا کہ وہ جنرل چیانگ کو فوراً ہلاک کر دیتا۔ چنانچہ نیننکنگ اور اس کے بہی خواہوں نے نتیجہ میں برطانوی سفیر پیش پیش تھے۔ فوراً چیانگ سولیانگ سے چیانگ کی رہائی کے بارے میں سلسلہ جنبانی شروع کر دی۔ اول اول مسٹر ڈونلڈ نے جو نیننکنگ کے غیر ملکی مشیر ہیں۔ سیان فو کا سفر کیا۔ حالات امید افزا نظر آئے تو مسٹر سونگ بذات خود سیان فو گئے۔ مسٹر سونگ مسز چیانگ کے بھائی ہیں اور چینی مرکزی حکومت کی مالی پشت و پناہ۔ مسٹر سونگ نے نیننکنگ واپس آ کر کچھ مشورے کئے اور دوبارہ سیان فو کا رخ کیا۔ اس دفعہ ان کی بہن مسز چیانگ بھی ان کے ہمراہ گئیں۔ جو اس امر کی علامت تھی کہ کامیابی کی امید ہے۔ چنانچہ جنرل چیانگ ۲۵ر دسمبر کو رہا ہو کر اگلے دن نیننکنگ پہنچ گئے۔

بیان کیا گیا ہے کہ جب جنرل چیانگ سولیانگ نے ان کاغذات کا مطالعہ کیا۔ جو جنرل چیانگ کو اسیر کرنے کے ساتھ اس نے اپنے قبضہ میں کر لئے تھے۔ تو اس کو اپنی حرکت پر بہت پشیمانی ہوئی۔ اور اس نے اپنی تمام شرائط جو وہ پیش کر چکا تھا کلیتہً واپس لیتے ہوئے جنرل چیانگ کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا۔ نیننکنگ گورنمنٹ کے ایک سرکاری اعلان میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ان حالات میں یہ سوال ہی نہیں رہتا کہ نیننکنگ نے جنرل چیانگ کو رہا کرانے کے لئے چانگ سولیانگ کی کون کونسی شرائط کو قبول کیا ہے۔

چانگ سولیانگ کی پیش کردہ شرائط میں دو باتیں خاص اہمیت رکھتی تھیں اول یہ کہ چین کی مرکزی حکومت کمیونسٹ عناصر کے ساتھ کلی اتحاد عمل کرے دوم یہ کہ فوراً جاپان کے خلاف اعلان جنگ کر کے اپنے کھوئے ہوئے علاقوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اگر نیننکنگ گورنمنٹ کے سرکاری اعلان کو جس کا ابھی ذکر ہوا ہے۔ قابل اعتبار تصور کیا جائے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ چینی حکومت کی حکمت عملی آئندہ وہی رہے گی جو سیان فو کے واقعہ سے پہلے تھی۔ مگر جاپانی حلقوں میں اس اعلان پر چنداں اعتبار نہیں کیا جا رہا کیونکہ خیال کیا جاتا ہے کہ واقعہ ہذا کے نتیجہ میں نیننکنگ حکومت کا کمیونسٹوں سے قریب ہونا اور جاپان سے کھچ جانا لازمی ہے۔ چنانچہ کوان تنگ فوج کے کمانڈر نے چین کو ایک بیان میں انتباہ کیا ہے۔ کہ اگر اس نے کمیونسٹوں سے تعلقات بڑھا کر جاپان کے ساتھ دشمنی اختیار کی۔ تو جاپان اس کو برداشت نہیں کرے گا۔ ایک دلچسپ سوال یہ ہے کہ جنرل چانگ سولیانگ نے جب بغاوت کی اور چیانگ کیشک کو قید کر لیا تو یہ حرکت اس کی از خود تھی یا کسی براہ راست یا بالواسطہ بیرونی شہ پر۔ اس کی پیش کردہ شرائط میں جاپان کے خلاف فی الفور اعلان جنگ کر دینے کی جو شرط ہے۔ یہ اس امر پر دال ہے۔ کہ جنرل چیانگ کو کم از کم روس کی شہ نہیں تھی۔ کیونکہ موجودہ حالات میں چین کا جاپان سے برسر پیکار ہو جانا سراسر آ بیل مجھے مار کا مصداق ہو گا۔ ایسی جنگ کا ایک ہی نتیجہ ہو سکتا ہے۔ یہ کہ جاپان چین کو چبا کر رکھ دے۔ اور روس کو یہ صورت کسی حال میں بھی پسند نہیں ہو سکتی۔ دوسری بیرونی انگیخت اگر براہ راست نہیں تو بالواسطہ جاپان کی ہو سکتی تھی مگر اس حالت میں چیانگ کیشک کو آزادی کبھی ملتی۔ اگر وہ جاپان کے خلاف اعلان جنگ کر دیتا۔ کیونکہ اس وقت چین کا از خود جاپان کے خلاف جنگ کرنا جاپانی اغراض کے لئے سراسر مفید ہے۔ اگر اپنی مقصد برآری کے لئے جاپان خود جنگ کا راستہ اختیار کرے تو وہ دنیا کی نظر میں ظالم قرار پاوے گا۔ مگر چین اپنی بے وقوفی سے جنگ شروع کرے تو سانپ بھی مر جائے۔ اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔

اور اگر چانگ سولیانگ کی بغاوت اگر جاپانی اثرات کی انگیخت سے ہوئی تو چیانگ کی جان بچنی محال تھی۔ سوائے اس کے کہ وہ جنگ شروع ہی کر دیتا۔ محض چیانگ کی موت ہی سے جاپان کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ کیونکہ اس کی موت کا نتیجہ لازمی چین میں خانہ جنگی جو اس قدر عرصہ تک لمبی ہو سکتی تھی۔ کہ دنیا کے دوسرے حصوں میں پیدا ہونے والے واقعات روس اور امریکہ اور برطانیہ کو اپنی طرف مشغول کر لیتے۔ حتیٰ کہ جاپان کو موقعہ مل جاتا کہ چین کے ساتھ اپنے قضیہ کو بلا خوف کسی کی دخل اندازی کے جیسے چاہے نپٹا لے۔

بہر حال چیانگ نے جاپان کے خلاف اعلان جنگ بھی نہ کیا اور زندہ سلامت بچ کر بھی آ گیا۔ ساتھ ہی سنا ہے کہ اس قضیہ کے نتیجہ میں باغی جنرل کو ۲۰۰۰۰۰۰ یوان (چینی سکہ) دیئے گئے۔ نتیجہ صاف ہے کہ چیانگ سولیانگ نے جو غیر معمولی دلیری کی شہرت کا مالک ہے سوچ سمجھ کر اقدام کیا تھا۔ اور جو مقصد اس نے سامنے رکھا تھا اس کو حاصل کر لیا۔ بیان ہے کہ اب وہ چین سے باہر کسی اور ملک میں چلا جائے گا۔

ضروری اعلان

ایک دوست جو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان آئے تھے۔ ان کی ریلوے سٹیشن قادیان پر ایک گھڑی سنہری ہشت پہلو گم ہو گئی۔ اور باوجود تلاش کے نہ ملی اگر کسی دوست کو وہ گھڑی

[illegible] پرنٹر و پبلشر [illegible] مطبع [illegible] دفتر الفضل قادیان

تحریک جدید کے ماتحت بیرون ہند میں تبلیغ

بوڈاپسٹ ہنگری میں تبلیغ اسلام

مسلمانانِ ہنگری کا نائب مفتی آغوشِ احمدیت میں

از مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر بی۔ اے مجاہد ہنگری مقیم بوڈاپسٹ

بوڈاپسٹ جانے کا حکم

دسمبر کے آخر میں نیویارک سے واپسی پر لندن میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے احکام کا میں منتظر تھا۔ کہ حضور کی طرف سے بذریعہ تار مجھے بوڈاپسٹ جانے کا حکم ملا۔ اس ارشاد کی تعمیل میں ۳ر جنوری ۱۹۳۷ء ۲ بجے لنڈن سے بوڈاپسٹ کے لئے روانہ ہوا۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس اور برادرم مسعود احمد صاحب نے وکٹوریا سٹیشن پر نہایت اخلاص اور محبت بھری دعاؤں کے ساتھ الوداع کہا۔ اور بلجیم جرمنی اور آسٹریا سے گزرتے ہوئے ۵ر جنوری صبح ساڑھے چھ بجے بوڈاپسٹ سٹیشن پر پہنچ گیا۔

نومسلمین کا اخلاص اور اظہار محبت

سردی کے موسم میں مغربی ممالک میں خصوصاً صبح چھ بجے تاریکی چھائی ہوئی ہوتی ہے۔ لیکن شدید سردی اور تاریکی کے باوجود ہمارے دو احمدی نومسلم دوست مسٹر مصطفیٰ اور مسٹر سلیم چوہدری حاجی احمد خان صاحب ایاز کے ہمراہ سٹیشن پر موجود تھے۔ گاڑی کے ٹھہرتے ہی نہایت اخلاص اور محبت کے ساتھ ملے۔ سامان وغیرہ کے Customs کی دقتوں سے بچانے میں انتہائی مدد کر کے ٹیکسی میں بٹھا کر مکان پر لے آئے۔ ان میں سے برادرم مصطفیٰ انگریزی نہیں جانتے۔ اور دوسرے دوست بہت کم انگریزی بول سکتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے انہوں نے نہایت محبت اور اخلاص کا اظہار اشارات سے اور چہرہ کی بشاشت سے کیا اور یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ مجھے مل کر وہ خاص خوشی محسوس کر رہے ہیں۔ برادرم ایاز صاحب کے ذریعہ ان سے گفتگو کرتا رہا۔ لیکن جوں جوں میں ان سے باتیں کرتا۔ یوں معلوم ہوتا۔ کہ گویا ان کے دل محبت سے پُر ہیں۔ اور سلسلہ کے لئے اخلاص بلکہ عشق رکھتے ہیں۔ صبح کی نماز مسٹر مصطفیٰ نے جو اس جگہ کے امام الصلوٰۃ ہیں مجھے پڑھائی۔ ان کا نماز صحیح طور پر پڑھنا اور نہایت صاف آواز میں قرأت پڑھنی ایسے امور تھے۔ جن کو دیکھ کر بہت خوشی محسوس ہوئی۔

نومسلمین کا حضرت امیر المومنین اور سلسلہ سے عشق

قریباً گیارہ بجے تک یہ دونو احباب میرے پاس بیٹھے رہے۔ اس کے بعد انہوں نے مختلف احباب کو اطلاع دی۔ اور ان میں سے اکثر ایک ایک دو دو کر کے ملنے کے لئے آتے رہے۔ جن کو انگریزی زبان سے واقفیت تھی۔ وہ تو خود ہی باتیں کر لیتے تھے۔ دوسروں کے ساتھ البتہ کسی انگریزی جاننے والے دوست کی وساطت سے بات کرنی پڑتی تھی حضرت امیر المومنین کی صحت قادیان کے احباب کے حالات مختلف ممالک میں ہماری تبلیغی مساعی۔ تحریک جدید وغیرہ تمام امور کے متعلق حالات بہت اشتیاق سے دریافت کرتے اور پھر جوابات سن کر ان کا دل خوشی سے بھر جاتا۔

ان نومسلمین میں سے ڈاکٹر احمد جو بوڈاپسٹ میں سب سے پہلے احمدی ہیں خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ ملتے ہی وہ مجھ سے یوں باتیں کرنے لگے۔ کہ گویا انہیں قادیان کے حالات معلوم کرنے کے لئے دیوانگی ہے۔ محبت کے جوش میں میرا ہاتھ پکڑ کر دریافت کرتے " مجھے بتائیے حضرت صاحب بیمار تو نہیں ہیں؟ " اور جواب ملنے پر خوشی سے اچھل پڑتے۔ حضرت امیر المومنین کی تصویر سینہ سے لگاتے پھر چومتے اور مجھ سے دریافت کرتے۔ " معلوم ہے یہ کون ہیں؟ " اور پھر خود ہی جواب دیتے " یہ میرا روحانی باپ ہے " اس قسم کے مخلصین کو دیکھ کر مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام " میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بڑھاؤنگا " یاد آیا اور یہ کہ " میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا " کس طرح اسی کے فضل سے پورا ہو رہا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ " اب وہ دن نزدیک آتے ہیں۔ کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھیگا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگیگا " پورا ہوتا نظر آ رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ

ہنگری زبان سکھلانیکی تڑپ

ایک اور امر جو خصوصیت سے قابل ذکر ہے یہ ہے کہ ان مخلصین میں سے قریباً ہر ایک کے دل میں یہ تڑپ ہے کہ وہ زبان سکھلانے میں میری مدد کر سکیں۔ مجھے اس جگہ آئے ابھی چند گھنٹے ہی ہوئے تھے کہ اس خواہش کا اظہار برادرم مصطفیٰ اور مسٹر سلیم کیطرف سے کیا گیا۔ اور غروب آفتاب سے قبل حروف تہجی کا پہلا سبق مجھے انہوں نے دیدیا۔ اسکے بعد جو شخص بھی آیا اس نے کوئی نہ کوئی مزید لفظ بتلانے کی کوشش کی۔ اور اب مسٹر مصطفیٰ نہایت اخلاص کیساتھ مجھے قریباً روزانہ سبق دیتے ہیں۔ انکو انگریزی نہیں آتی۔ لیکن پھر بھی اشارات سے۔ کسی اور سے پوچھ کر مجھے بتلاتے رہتے ہیں۔ اور مجھے امید ہے کہ اگر اسی طرح کام کرنے کا موقع ملا۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلدی زبان سیکھ سکوں گا۔

جماعت احمدیہ کا ہفتہ وار اجلاس

ہر ہفتہ کے روز جماعت کا اجلاس ہوا کرتا ہے ۹ر جنوری کو بھی حسب معمول جلسہ ہوا جس میں نو مسلمین نہایت اخلاص سے شامل ہوئے جن کی تعداد سولہ تھی۔ اس موقعہ پر خاکسار نے جلسہ کی کارروائی شروع ہونے سے قبل انکو وضو کرنے کی ترکیب اور اس سے تعلق رکھنے والے دیگر مسائل سمجھائے۔ جلسہ شروع ہونے پر تلاوت قرآن کریم کے بعد جو خاکسار نے ہی کی ہمارے نومسلم بھائی مسٹر جعفر نے Islamic Beliefs یعنی خدا اس کے رسول۔ اسکی کتب۔ ملائکہ اور آخرت پر ایمان لانے کے موضوع پر مدلل تقریر کی۔ پھر مسٹر مصطفیٰ نے " یسوع مسیح کا اصل مذہب " کے عنوان سے ایک مضمون پڑھا۔ جو باقی نومسلمین کیلئے بہت زیادہ علمی اضافہ کا باعث ہوا۔

نائب مفتی کا اعلان قبول احمدیت

ان تقاریر کے بعد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے جو ہنگری کے مسلمانوں کے نائب مفتی ہیں کھڑے ہو کر والضحیٰ والیل اذا سجیٰ کی تلاوت کی اور برادرم ایاز صاحب کی خواہش پر میں نے اس کی تفسیر سیدنا حضرت امیر المومنین کی بیان فرمودہ تفسیر کی روشنی میں انگریزی زبان میں کی جسکا ترجمہ ہنگری زبان میں ہمارے نومسلم بھائی جعفر نے کیا۔ اسکو سنکر نائب مفتی صاحب جو اس جگہ ہمارے نومسلمین کے اخلاص کی اسلامی محبت اور نمازوں کی باقاعدگی کو دیکھکر پہلے ہی متاثر ہو چکے تھے۔ احمدیت کے مداح ہو کر داخل سلسلہ ہو گئے۔ چنانچہ بعد میں کھڑے ہو کر انہوں نے تقریر کی۔ اور اس روح پرور نظارہ اسلامی اخوت اور قرآنی تعلیم و تربیت پر اظہار مسرت کرتے ہوئے کہا حقیقی اسلام تو میں نے اسی جگہ آکر دیکھا ورنہ ہمارا مفتی تو سال میں صرف ایک عید کی نماز پڑھتا ہے میں نے آج نئے سرے سے اسلام کو قبول کیا اور میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مہدی اور مسیح تسلیم کرتا ہوں۔ اسکے بعد برادرم ایاز صاحب نے ایک تقریر کی جس میں مسلمانوں کی ناقابل رحم حالت اور اسلام سے کلی ناواقفیت کا ذکر کرتے ہوئے بتلایا کہ یہ غفلت اور لاپرواہی اسقدر ہولناک ہے۔ کہ ہمارے لئے رونے کا مقام ہے۔ آپ نے اسی ضمن میں مشرق کے عام مسلمانوں کی حالت کا ذکر بھی کیا جس کی تصدیق مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے کی۔ اور بعد ازاں انہوں نے بیعت کا فارم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور روانہ کرنے کیلئے پر کر دیا۔ ہماری محترمہ بہن Kulsum [illegible] جو سابق گورنر کی صاحبزادی ہیں۔ انسے ملاقات کا بھی موقعہ ملا۔ سلسلہ سے انکو از حد دلچسپی ہے۔ اور اخبار مسلم ٹائمز اور سن رائز باقاعدگی کیساتھ مطالعہ کرتی رہتی ہیں۔ ان کا ارادہ ہے۔ کہ کچھ عرصہ بعد عورتوں میں تبلیغ کیلئے سوسائٹی بنائیں تا کہ ہنگری کی خواتین میں بھی احمدیت کا پیغام پہنچانے کا خاطر خواہ انتظام ہو سکے

اہل ہنگری کی مہمان نوازی اور غیر ملکی لوگوں سے حسن سلوک

ہنگری کے لوگ ہر باہر سے آنے والے شخص کے ساتھ نہایت محبت کے ساتھ پیش آتے ہیں اور نہایت جلدی اس کو اپنا دوست بلکہ بھائی بنا لیتے ہیں۔ ان کا سلوک مغربی ممالک کے لوگوں جیسا نہیں بلکہ بالکل مشرقی تمدن اور ویسی ہی مہمان نوازی ہے۔ مجھے Dr. Lady Kronfeld Mihles سے جو اس جگہ کے مشہور وکیل ہیں ملاقات کا موقعہ ملا۔ ہنگری میں پہلے روز پہلی ملاقات انہیں سے تھی۔ لیکن یہ دو تو مجھے اس طرح سے جس طرح بہت پرانے دوست ہوتے ہیں۔ اسی طرح مجھے Dr Medrichus Andor سے جو میونسپل کمیٹی بوڈاپسٹ کے سیکرٹری ہیں اور ہنگری کے مشہور اورنٹیلسٹ (Orientalist) ہیں۔ ملاقات کا موقعہ ملا۔ انہوں نے بھی نہایت دوستانہ طریق پر خاطر و تواضع کی۔ اس کے بعد انہوں نے بتلایا کہ Dr. Takacs. Zoltan جو ایسٹرن ایشیاٹک آرٹس میوزیم کے ڈائرکٹر ہیں۔ ان کی آمد کی خوشی میں Hungarian. Oriental. Arts Society اور Hungarian Japanes Society کی طرف سے مشترکہ دعوت ہوئی۔ اس موقعہ پر برادرم ایاز صاحب اور مجھے آنے کے لئے خاص طور پر دعوت دی۔ کیونکہ اس جگہ تمام بڑے بڑے لوگوں کے جمع ہونے کا موقعہ تھا۔ ان سے شمولیت کا وعدہ کرتے ہوئے رخصت ہوا۔

مختلف سوسائیٹیوں میں شمولیت اور تبلیغ احمدیت

پانچ روز کے مختصر عرصہ میں مجھے پانچ سوسائیٹیوں میں برادرم ایاز صاحب کی وساطت سے شامل ہونے کا موقعہ ملا اس جگہ جو حسن سلوک احباب کی طرف سے روا رکھا گیا۔ اس نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا۔ پہلے روز مجھے Benczur Society of Arts. میں جانے کا اتفاق ہوا۔ اس جگہ Dr. Germanus کا جو بہت مشہور Orientalist (اورنٹیلسٹ) ہیں۔ لیکچر تھا۔ انہوں نے اپنی کتاب Allah-o-Akbar میں سے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ چونکہ تقریر ہنگری زبان میں تھی اس لئے نفس مضمون سے تو کچھ فائدہ نہ اٹھایا جا سکا۔ البتہ تقریر کے بعد ان سے ملاقات کی گئی۔ جس پر انہوں نے نہایت خوشی اور مسرت کا اظہار کیا اور ہماری تبلیغی مساعی اور مختلف ممالک میں خدمت اسلام پر انہوں نے خوشنودی کا اظہار کیا۔ اور آئندہ ملتے رہنے کی امید کا اظہار کیا۔ اس سے دوسرے روز مجھے ایک اور سوسائیٹی میں جانے کا اتفاق ہوا۔ اس کا نام Cultured Society of Friends تھا۔ لیکن میرے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی جب کمرہ میں داخل ہوتے ہی اس سوسائیٹی کے صدر مسٹر Georg Blukh خوش آمدید کہتے ہوئے میرے پاس آگئے اور اس طرح باتیں شروع کر دیں۔ گویا عرصہ سے نہایت گہرے دوست ہیں۔ میری آمد پر بڑی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے خواہش ظاہر کی کہ میں ان کی سوسائیٹی میں باقاعدہ آیا کروں اور لیکچر بھی دیا کروں جس کا میں نے ان سے وعدہ کر لیا۔ اس روز کی مقررہ تقریر شروع ہونے سے قبل انہوں نے حاضرین سے میرا تعارف کرایا اور یہ بھی کہہ دیا کہ تقریر کے بعد یہ بھی کچھ بولیں گے۔ اس روز تقریر ہنگری زبان میں تھی۔ لیکن Mr George Blukh جو سوسائیٹی کے صدر ہیں۔ وہ خود میرے قریب آکر بیٹھ گئے اور ترجمہ کر کے مجھے تقریر کا مضمون ساتھ ساتھ بتلاتے رہے ان کے اس حسن سلوک نے میرے دل پر بہت اثر کیا۔

مقررہ تقریر کے بعد مجھے جب بولنے کے لئے کہا گیا تو میں نے انگریزی زبان میں اپنی آمد کی غرض۔ اہل ہنگری کے حسن سلوک اور صدر سوسائیٹی کی محبت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ذکر اور حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات اور کشمیر میں قبر کا ذکر موزون الفاظ میں دس منٹ تک کیا جس کے بعد Mr George Blukh نے کھڑے ہو کر اس کا ترجمہ ہنگری زبان میں کر دیا اور اس طرح اس مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر بھی پہنچ گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

تیسرے روز English Speaking Circle of Hungry میں جانے کا موقعہ ملا۔ اس جگہ ایک بہائی عورت کا The New World Order کے موضوع پر لیکچر تھا۔ جس میں اس نے بہائی تعلیمات کا ذکر کیا لیکچر کے بعد برادرم ایاز صاحب اور خاکسار نے اعتراضات کئے۔ جن کے نتیجہ میں اس کی تقریر کا اثر زائل ہو گیا۔ اس سوسائیٹی کی صدر جو ایک خاتون تھیں انہوں نے خواہش ظاہر کی۔ کہ میں بھی کبھی کبھی ان کی سوسائیٹی میں آکر لیکچر دیا کروں جس کا ان سے وعدہ کر کے وہاں سے ہم رخصت ہوئے۔

جمعہ کی شب Hungarian Noblemen Society of English Club میں جانے کا موقعہ ملا۔ یہ سوسائیٹی ہر جمعہ کی شام کو اکٹھی ہوتی ہے۔ اس میں لیکچر وغیرہ نہیں ہوتے بلکہ معززین اکٹھے باتیں کرتے ہیں اور چائے وغیرہ پیتے ہیں۔ اس جگہ بھی سوسائیٹی کے صدر نے نہایت گرم جوشی کے ساتھ استقبال کیا۔ اور موزون جگہ معززین کے درمیان بیٹھنے کے لئے دی۔ وہاں بیٹھے ہندوستان کے حالات پر تبصرہ کرنے کے بعد اپنی آمد کی غرض درمیان میں لاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر میں نے شروع کر دیا۔ ایک نوجوان خاتون محترمہ Kovacs Maria جو لیڈی ڈاکٹر ہیں۔ ان سے اس موضوع پر بہت دلچسپ گفتگو ہوئی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا صلیب سے بچ جانے کا واقعہ اور پھر سفر کشمیر کا ذکر سنکر وہ حیران رہ گئیں۔ پھر خود ہی خواہش کی کہ ان کو اس بارے میں کوئی کتاب پڑھنے کے لئے دی جائے جس کا وعدہ ان سے کیا۔

اس کے علاوہ اس جگہ اور کئی معززین سے گفتگو اور واقفیت کا موقعہ ملا۔ ان میں سے Dr. Khanolin Victor جو گورنمنٹ ایڈووکیٹ ہیں خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ وہ بہت اخلاص سے ملے اور خواہش ظاہر کی کہ آئندہ بھی ان سے ملاقات کرتا رہوں۔

ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات Carlton Hotel میں جو Dr. Takacs Zoltan کے اعزاز میں ہنگری کی تین سوسائیٹیوں (1) Oriental Arts Society (2) Japanese Society اور Turanian Society کی طرف سے مشترکہ دعوت تھی۔ اس میں شمولیت خدا کے فضل سے بہت فائدہ مند ہوئی اور بڑے بڑے معززین سے ملاقات۔ واقفیت اور دوستی پیدا کرنے کا موقعہ ملا۔ اس سوسائیٹی میں قریباً ہنگری کے تمام رؤساء۔ معززین اور وزراء وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ جن سے برادرم ایاز صاحب کو پہلے ہی سے تعارف تھا ابتداءً انہوں نے His Excellency Simony Samadam Former Prime Minister of Hungry (ہزایکسی لینسی سیمونی سیمادم سابق وزیر اعظم ہنگری) سے جو اس مجلس کے صدر تھے تعارف کرایا پھر Dr. Takacs Zoltan جن کے اعزاز میں دعوت تھی ان سے تعارف کرایا اور انہوں نے ملاقات پر بہت مسرت اور خوشی کا اظہار کیا۔ Dr Baktay Ervin جو ایک مشہور اورنٹیلسٹ ہیں اسی طرح Dr Joseph de Somogyi Ph. D., D. Sc. سے بھی ملاقات ہوئی اور یہ دونوں احباب نہایت اخلاص سے ملے

اور بہت دیر باتیں کرتے رہے۔ اختتام مجلس پر Dr. Baktary تو نہایت گہرے دوست بن گئے۔ اور انہوں نے ہندوستانی زبان میں ہی یہ خواہش ظاہر کی کہ "آپ کبھی میرے غریب خانہ پر ضرور تشریف لائیں"۔

Dr. Somogyi نے بھی بہت دیر پُر محبت باتیں کیں اور مجھ سے کہنے لگے۔ کہ کیا ہنگری زبان کے سکھانے میں میں آپ کی کچھ مدد کر سکتا ہوں؟ اس کے لئے وہ ہر وقت تیار تھے۔ مختصر یہ کہ نہایت گہرے دوست ہو کر مجھ سے جدا ہوئے۔

ان دونوں احباب نے احمدیت کے متعلق بہت دلچسپی کا اظہار کیا اور Dr. Somogyi نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں قرآن کریم کا پہلا پارہ انکو مطالعہ کے لئے دوں۔ جس کا میں نے ان سے وعدہ کیا۔ اس کے علاوہ His Excellency Paikert. جو سیکرٹری فارسٹ ہیں۔ اور ہز ایکسی لنسی Paikar gyula پریذیڈنٹ ٹوران سوسائٹی اور سابق منسٹر ہنگری اور Gyqo ingo جاپانی ڈیلیگیٹ اور Szent gali چیف ریلوے انجنیئر اور Amtal اسی طرح کئی بڑے بڑے آدمیوں سے ملاقات ہوئی۔ اسی سوسائٹی میں علاوہ واقفیت اور تعارف کے احمدیت کی تبلیغ کا بہت عمدہ موقعہ میسر آیا

Dr. Mezey Jetban نے جو Hungarians Japanese Society کے سیکرٹری ہیں۔ مجلس میں افتتاحی تقریر میں برادرم ایاز صاحب کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمارے لئے یہ بہت خوشی کا مقام ہے۔ کہ آج نہ صرف جاپانی سوسائٹی والے اپنے معزز مہمان کو خوش آمدید کہنے جمع ہوئے ہیں۔ بلکہ اس جگہ ہندوستان اور اسلام کا نمائندہ بھی موجود ہے۔ اور اس طرح گویا ہندوستان جو ایک بہت بڑا ملک ہے۔ اس کی طرف سے بھی معزز مہمان کی آمد پر خوشی کا اظہار ہو رہا ہے

مختلف تقاریر کے بعد Dr. Medzickay نے بھی نہایت زوردار الفاظ میں بیان کیا کہ ہمارے لئے یہ بہت خوشی کا مقام ہے۔ کہ ہنگری جس کا تعلق مشرق کے ساتھ ہمیشہ رہا ہے۔ وہ آج یہ دیکھ کر مسرت کا اظہار کرتا ہے۔ کہ جسطرح مشرق کی دوسری قومیں ہمارے ساتھ ملکی تعلقات کے قیام کی کوشش کر رہی ہیں۔ ہندوستان ہمیں روحانی غذا کے پہنچانے کا فکر کر رہا ہے۔ اور یہ دو صاحبان جو ہندوستان سے اسجگہ بیٹھے ہیں۔ وہ صرف اسی مقصد کو لیکر کہ ہماری روحانی ترقی ہو۔ اسجگہ تشریف لائے ہیں۔ برادرم ایاز صاحب نے بھی تقریر کرتے ہوئے معزز مہمان کو خوش آمدید کہا۔ اور بتلایا کہ کسطرح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ہنگری کے متعلق دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور اس جگہ کی روحانی ترقیات کے کتنے خواہاں ہیں نیز بتلایا ہماری یہ خواہش ہے۔ کہ ہنگری کے تعلقات مشرق کے ساتھ دوستانہ اور استوار رہیں۔

آخر میں His Excelancy Paikar gyula نے برادرم ایاز صاحب کی تقریر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس امر پر بہت خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ کہ ہندوستان ہمارے لئے اس قدر خیر خواہی کا قدم اٹھا رہا ہے۔ اور ہماری روحانی ترقی کا خواہاں ہے انہوں نے بتلایا کہ اس وقت تک جس قدر مذہبی تحریکات اٹھیں۔ وہ ایشیا ہی سے اٹھیں۔ اور اب یہ نئی تحریک بھی ایشیا سے ہی اٹھی ہے اور ہمیں امید ہے۔ کہ اس کے ذریعہ مشرق اور مغرب کا اتصال ہوگا اور ہمیں وہ دن عنقریب دیکھنا نصیب ہوگا۔ جبکہ ہنگری کا تعلق مشرق سے نہایت استوار ہوگا۔

بوڈاپسٹ میں پانچ روز کی یہ مختصر رپورٹ پیش کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ دعا فرماویں۔ اللہ تعالےٰ احمدیت کو اس ملک میں شاندار فتح نصیب فرماوے۔ ہنگری احمدیت کیلئے نہایت زرخیز زمین ہے لوگوں میں سچائی کی تڑپ اور اسکے معلوم ہونے پر اسکو قبول کرنیکی استعداد موجود ہے۔ ضرورت صرف ان دعاؤں کی ہے۔

مادر اطفال

جب بچہ دانت نکالتا ہے۔ اور اسکے تیز دانت مسوڑوں کو چیرتے ہوئے نکلتے ہیں۔ تو لازمی طور پر بچے کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اور دست بخار وغیرہ کے عارضے لگ جاتے ہیں ہمنے اس قدرتی قانون کو مدنظر رکھتے ہوئے مادر اطفال نہایت محنت اور تجربہ کے بعد ایجاد کی ہے۔ جسکے گاہ گاہ کھلانیسے دانت نہایت آسانی سے نکل آتے ہیں اور مطلق کوئی تکلیف نہیں ہوتی بلکہ بچے کی صحت آگے سے کئی گنا اچھی ہو جاتی ہے۔ قیمت صرف ۸ فی ڈبیہ معہ محصولڈاک وغیرہ۔ غلط ثابت ہونیپر دگنی قیمت واپس

ملنے کا پتہ ہومیو یونانی دوا گھر۔ بال روڈ امرتسر یا ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نورہ قادیان

شادی ہوگئی؟ مفرح یاقوتی

آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

یہ مرد عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے دیکھئے۔ اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے یہ ایک اکسیر چیز ہے حمل میں استعمال کرنیسے بچہ نہایت خوبصورت۔ تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اسکی پانچروپیہ قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا۔ عنبر موتی کستوری۔ جدوار۔ اصل یاقوت مرجان کہربا۔ زعفران۔ ابریشم۔ مقرص کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح اور مقوی ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشئی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے پانچتولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچروپیہ (۵ع) میں ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسیٰ الحکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

صرف دس آسان سبق پر اسپکٹس و نمونہ سبق مفت

اردو شارٹ ہینڈ

اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

مستورات

کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ سلیکٹڈ علاج معالجہ کرانیکے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہوں۔ تو وہ شفاخانہ رفاہ نسواں کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی کی ادویہ استعمال کریں۔ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت پرانا تجربہ رکھتی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں۔ بیشمار بے اولاد و مایوس عورتیں ان کی ادویہ کے استعمال سے خدا کے فضل سے آج کئی کئی بچوں کی مائیں ہیں مکمل دوا کی قیمت بہر حال میں چار روپیہ سے زائد نہیں ہوگی۔ محصولڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ:۔ شفاخانہ رفاہ نسواں قریب مکان مفتی محمد صادق صاحب قادیان۔ پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

جبل الطارق ۲۱ جنوری۔ حکومت ہسپانیہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ سرکاری افواج نے میڈرڈ کے جنوب میں ۵ میل کے فاصلہ پر لاس انجیلس کا محاصرہ کر لیا ہے بعد کی اطلاع ہے۔ کہ سرکاری افواج نے لاس انجیلس ہل کو فتح کر لیا ہے۔ ۲۰۰ باغی سپاہی اسیر ہوئے۔ اور کثیر تعداد میں سامان حرب ساتھ آیا۔

نانکن ۲۱ جنوری۔ عارضی صلح کے ختم ہو جانے کے بعد حکومت اور چینی باغیوں کے درمیان جن کا قائد آج یانگ ہو چن ہے۔ جنگ شروع ہو گئی ہے سرکاری افواج کا دعویٰ ہے کہ باغیوں کے بہت سے آدمیوں نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ اب تک اشتراکیوں نے جنگ میں حصہ نہیں لیا۔ لیکن ان کے دستے ہاسین اور سیا نفو کے درمیان نقل و حرکت کر رہے ہیں۔

لاہور ۲۲ جنوری۔ ۲۱ اور ۲۲ جنوری کی درمیانی شب ۱۲½ بجے زلزلہ کا اچھا خاصہ جھٹکا محسوس ہوا۔ جس کی وجہ سے دروازے کھڑکیاں ہلنے لگیں۔ جھٹکہ ۲ سیکنڈ تک محسوس ہوتا رہا

نئی دہلی ۲۱ جنوری۔ باخبر حلقوں کا اندازہ ہے۔ کہ سر جیمز گرگ انکم ٹیکس کی موجودہ شرح کو بڑھانے کی فکر میں ہیں کیونکہ ایک طرف انہیں ۳۷-۱۹۳۶ء کے بجٹ کے خسارہ کی تلافی مطلوب ہے۔ اور دوسری طرف وہ آئندہ سال کے مطالبات کو بھی جس میں فیڈریشن کا قیام عمل میں آئے گا۔ پورا کرنا چاہتے ہیں سرکاری طور پر اس اطلاع کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

حیدرآباد (دکن) ۲۱ جنوری اعلیٰحضرت حضور نظام کی سلور جوبلی کی تقریب ۱۳ فروری کو شروع ہو گی جس کا افتتاح پبلک گارڈن کی مسجد میں نماز گذاری اور صبح ۹ بجے فتح میدان میں فوجی پریڈ سے ہو گا۔ فتح میدان کے قریب جوبلی ہال تعمیر کیا گیا ہے جس میں سرکشن پرشاد رعایا کی طرف سے اعلیٰحضرت کی خدمت میں ایڈریس پیش کریں گے اور نذرانہ گذاریں گے۔ حضور نظام موزوں الفاظ میں ایڈریس کا جواب دیں گے۔

لدھیانہ ۲۱ جنوری۔ خواجہ محمد یوسف کی تائید میں مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی نے رد پڑ میں ایک جلسہ منعقد کرنے کی کوشش کی۔ مگر مسلمانان رد پڑ نے ان کی تقریر سننے سے انکار کر دیا۔ اور میاں عبدالحی زندہ باد مجلس احرار مردہ باد کے نعرے لگانے شروع کر دئے۔ چنانچہ جلسہ شروع ہونے سے قبل ہی منتشر ہو گیا۔

بریلی ۲۱ جنوری فتح گڑھ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اودھ کے مشہور شاعر منشی سورج فرخ آباد میں ایک مشاعرہ کی صدارت کر رہے تھے۔ کہ مشاعرہ کے اختتام پر صدارتی تقریر کرتے ہوئے اچانک نیچے گر پڑے اور وفات پا گئے

لنڈن ۲۱ جنوری۔ گذشتہ ہفتہ گلاسگو میں انفلوائنزا سے ۱۲۰ اموات ہوئیں اس سے پہلے ہفتہ میں ۲۰۳ اموات ہوئیں۔ سال رواں میں انفلوائنزا اور نمونیہ سے علی الترتیب ۴۳۴ اور ۲۹۹ اشخاص فوت ہوئے۔

روما ۲۱ جنوری۔ آج جنرل گورنگ نے ایک بیان میں واضح کیا۔ کہ اٹلی اور جرمنی نے اس امر کا تہیہ کر لیا ہے۔ کہ وہ ہسپانیہ میں اشتراکی حکومت کے قیام کی بہر حال مخالفت کریں گے جنرل نے کہا کہ اٹلی اور جرمنی کا نصب العین ایک ہے اور انہیں اس حقیقت کا اعتراف ہے کہ دنیا کو اشتراکیت سے جو خطرہ درپیش ہے اس پر غالب آنے کے لئے ہر دو ممالک کا اتحاد ضروری ہے۔ اب اشتراکیت کے خطرہ نے ہولناک صورت اختیار کر لی ہے۔ اٹلی اور جرمنی نے فیصلہ کر لیا ہے کہ جو حالات اس خطرہ کو قوی کرنے والے ہیں ان کی مخالفت کی جائے۔

کینٹن ۲۱ جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مغربی دریا میں ایک جہاز غرق ہو گیا۔ اس میں ۲۰۰ چینی سوار تھے۔ جہاز ایک زیر آب چٹان سے متصادم ہونے کے بیس منٹ بعد ڈوب گیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ تمام مسافر طعمۂ اجل ہو گئے۔

دہلی ۲۱ جنوری۔ ۱۹ جنوری کو ہز ہائی نس میر امیر الدین احمد کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سابق نواب آف لوہارو کا انتقال ہو گیا ہے۔ ان کی عمر ۸۷ سال کی تھی۔

ویٹیکن شہر ۲۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پوپ کی حالت گذشتہ رات زیادہ خراب ہو گئی۔ ٹانگوں میں درد بڑھ گیا ہے

مدراس ۲۱ جنوری۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے کانگرس کمیٹیوں کو حکم دیا تھا۔ کہ یوم آزادی منایا جائے مگر یوم آزادی پر جلسوں میں آزادی کے متعلق کانگرس کا جو حلف نامہ پڑھا جانا تھا۔ گورنمنٹ مدراس نے اس کی اشاعت ممنوع قرار دیدی ہے۔

نئی دہلی ۲۱ جنوری۔ بنگال ناگپور ریلوے کے ہڑتالیوں اور حکام ریلوے کے درمیان سمجھوتہ کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔ مسٹر وی وی گری عنقریب ایجنٹ ریلوے سے ملاقات کرنے والے ہیں۔ ریلوے بورڈ نے بھی تصفیہ پر زور دیا ہے۔

امرتسر ۲۱ جنوری۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۵ آنے سے ۳ روپے ۸ آنے تک۔ گیہوں جیت حاضر ۳ روپے ۵ آنے ۶ پائی۔ نخود ۲ روپے ۶ آنے۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۲ آنے سے ۸ روپے ۶ آنے تک کپاس ۶ روپے ۱۲ آنے روئی ۱۶ روپے ۴ آنے سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۴ آنے ۶ پائی اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ۱۲ آنے ہے۔

روما ۲۱ جنوری۔ مارشل گریزیانی نے اپنا فوجی مستقر ادیس آبابا سے وراگلن میں منتقل کر دیا اور حبشیوں کے حلاف تازہ عسکری اقدام کی قیادت اختیار کی ادیس آبابا کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حبشی فوج راس دستا کی زیر قیادت کافی تعداد میں جمع ہو گئی ہے

لنڈن ۲۱ جنوری۔ حکومت برطانیہ نے سفیر برطانیہ متعینہ ہنڈے کو ہدایت کی ہے۔ کہ باغی حکام سے اس واقعہ کے متعلق احتجاج کرے۔ کہ کھلے سمندر میں ایک برطانی بحری جہاز پر فائر کئے گئے ہیں۔ واضح رہے۔ کہ ۱۲ جنوری کو ایک برطانی جہاز پر باغیوں کے جہاز نے فائر کئے تھے۔

لنڈن ۲۱ جنوری۔ پرتگال کی طرف سے جو یادداشت لنڈن میں موصول ہوئی ہے۔ وہ مجلس عدم مداخلت میں بھیج دی گئی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ پرتگال اپنے علاقہ اور سرحد پر بین الاقوامی نگرانی کو قبول نہیں کر سکتا۔ لیکن وہ نگرانی کا کام خود کرنے کے لئے تیار ہے

نئی دہلی ۲۱ جنوری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جی ایس گپتا ایم ایل۔ اے نے اسمبلی کے صدر کے نام پیغام بھیجا ہے۔ کہ وہ چونکہ اسمبلی کے پہلے ہفتہ کے اجلاس میں شرکت کرنے سے معذور ہیں۔ جب کہ آریہ سماجیوں کی شادی سے متعلقہ بل بحث کے لئے پیش ہو گا۔ اس لئے صدر صاحب اس قانون کو منظور کرانے کی کوشش کریں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کا جواب دیتے ہوئے صدر نے لکھا ہے۔ کہ اگر قانون کے حامی اس میں اس قدر دلچسپی نہیں رکھتے۔ تو حکومت اس کے لئے لڑنے کی ذمہ واری نہیں لے سکتی

نئی دہلی۔ ۲۱ جنوری اسمبلی کی سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کا اجلاس سر جیمز گرگ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مسٹر آصف علی نے درخواست کی کہ چونکہ پنڈت گوبند بلبھ پنت کانگرس پارٹی کے ڈپٹی لیڈر موجود نہیں ہیں۔ اس لئے سٹینڈنگ کمیٹی کی کاروائی کی یادداشت پر غور کرنے کے موضوع کو ملتوی کر دیا جائے۔ سر جیمز گرگ نے اس تجویز کو منظور نہ کیا۔ جس کے خلاف بطور احتجاج مسٹر آصف علی نے واک آؤٹ کا مظاہرہ کیا دوسرے ارکان اجلاس کی کاروائی میں بدستور شریک رہے۔